سوال

(649) کیا جلسۂ استراحت ضروری ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ ہمارے محلے کی مسجد کے امام جب نماز پڑھاتے ہیں تو جلسہ استراحت کرنا بہت ضروری سمجھتے ہیں جس سے تقریباً آدھے نمازی اُن کی آواز ''اللہ اکبر'' سنے بغیر ہی اُن سے پہلے ہی کھڑے ہوجاتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ امام صاحب کو دیکھتے رہتے ہیں تاکہ وہ اُن کے اُٹھنے کے بعد کھڑے ہوں جو کہ خشوع وخضوع کے خلاف محسوس ہوتا ہے چونکہ ہمارے ہاں احناف اور اہل حدیث سب قسم کے نمازی ہوتے ہیں اور سب لوگ اتنا لمبا جلسہ استراحت ضروری نہیں سمجھتے جس سے نماز کی ہیئت ایک عجب شکل اختیار کرجاتی ہے۔ اس سلسلے میں میں نے بعض اہل حدیث علما سے پوچھا تو اُن کا خیال تھا کہ امامت کے وقت امام کو جلسہ استراحت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ میں نے امام ابن قیم کی کتاب زاد المعاد کا مطالعہ بھی کیا ہے جس میں اُنھوں نے امام احمد بن حنبل کی رائے نقل کی ہے کہ جلسہ استراحت نبی ﷺ کی بیماری کی صورت میں دیکھا گیا جبکہ براہِ راست اُٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ ویسے بھی عقلاً نماز میں کوئی حرکت ''اللہ اکبر'' کہے بغیر ممکن نہیں ہوتی تو جلسہ استراحت جو کہ ایک سکوت کی کیفیت ہے، بغیر دوبارہ اللہ اکبر کہے، کیسے اس سے نکلا جاسکے گا۔ ہر سکوت کی کیفیت سے دوسری حالت میں جانے کے لئے ''اللہ اکبر'' کہنا ضروری ہے اس لئے براہِ کرم رہنمائی فرمائیے کہ امام کو کیسا رویہ اپنانا چاہئے۔ (ڈاکٹر محمد احمد، علامہ اقبال ٹاؤن)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جلسہ استراحت ابوحمید ساعدی کی مشہور حدیث سے ثابت ہے۔ ایسے ہی اس کا ذکر مالک بن حویرث کی حدیث میں بھی ہے جو صحیح بخاری وغیرہ میں ہے۔ علامہ البانی فرماتے ہیں کہ جلسہ استراحت کو اس امر پر محمول کرنا کہ یہ حاجت کی بنا پر تھا، نہ کہ عبادت کی غرض سے لہٰذا یہ مشروع نہیں جیسا کہ حنفیہ کا قول ہے، تو یہ بات باطل ہے اور اس کے بطلان کے لئے یہی کافی ہے کہ دس صحابہ نے اسے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ نماز میں داخل ہونے پر سکوت اختیار کیا ہے اگر اُنہیں یہ علم ہوتا کہ نبی ﷺ نے اسے بوقتِ ضرورت کیا ہے تو ان کے لئے اسے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ نماز داخل کرنا جائز نہ تھا۔ ارواء الغلیل: ۲۸۳

لہٰذا مقتدیوں کو چاہئے کہ طریقۂ نبوی کے مطابق امام سے نماز کی تعلیم حاصل کریں اور امام صاحب پر اپنی مرضی ٹھونسنے سے اجتناب کریں۔ ساری خیر وبرکت اسی میں ہے۔ فعل یا ترک ہر دو کا نام سنت ہے جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ولکننا تتبع السنة فعلا وترکا۔ فتح الباری: ۴۷۵/۳

سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ احکام جو دین کی طرف منسوب ہوں، ضروری ہے کہ وہ دین کے نصوص سے ثابت ہوں اور ہر وہ شے جو زمانہ تشریعی اور شرعی نصوص میں ثابت نہیں وہ اس کے قائل کو واپس لوٹا دی جائے گی۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب کرکے جو فرمایا تھا، اس کا مقتضی بھی یہی ہے۔ فتح الباری بہ تعلیق شیخ ابن باز: ۴۶۰/۳

جلسۂ استراحت کے ترک پر چونکہ شرعی کوئی نص موجود نہیں، لہٰذا اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔ تمام بھلائیاں سنت کی پیروی میں ہیں اور اسکو نمازی کی کمزوری پر محمول کرنا درست نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :562

محدث فتویٰ